بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۹۹۱ء میں سابق سوویت یونین کی طرح آج اس کی جانشین ریاست "روس" بھی ڈرامائی تبدیلیوں کی زد میں ہے۔ دسمبر ۹۵ء میں روس کی ایوانِ زیریں کے انتخابات کے نتیجے میں سابق کمیونسٹ اور کٹر روسی قوم پرست عناصر روسی پارلیمنٹ میں ایک غالب طاقت کے طور پر ابھر کر سامنے آئے ہیں۔ آئندہ جون میں منعقد ہونے والے صدارتی انتخابات کے لیے انتخابی مہم شروع ہو چکی ہے۔ ملک کے سیاسی مستقبل کے حوالے سے ان انتخابات کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ صدارتی انتخابات کے نتائج مستقبل میں مغرب، مشرقِ وسطیٰ، جنوبی ایشیاء اور سابق سوویت یونین میں شامل نو آزاد ممالک کے ساتھ روسی تعلقات کے رُخ کا تعین کریں گے۔

مغرب اور امریکہ اگرچہ بدستور صدر یلسن کی حمایت جاری رکھے ہوئے ہیں تاہم ایسا لگتا ہے وہ ان انتخابات میں صدر یلسن کی ناکامی کی صورت میں روس کے متوقع نئے حکمرانوں کے ساتھ معاملہ کرنے کے لیے بھی ابھی سے اپنے آپ کو تیار کر رہے ہیں۔ روسیوں کے احساس ہزیمت کا مداوا کرنے کے لیے روس کو یورپی کونسل میں رکنیت دے دی گئی ہے۔ انتخابی مہم کے دوران صدر یلسن کے بعض مغرب مخالف اقدامات نے مغربی دارالحکومتوں کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ کیا مغرب اور امریکہ اپنے عالمی ایجنڈے کی تکمیل کے عمل میں سابق سوویت سپر پاور کی جانشین ریاست کی نئی قیادت کو بدستور شریک رکھ سکیں گے؟ یا صدارتی انتخاب کے نتیجے میں ماسکو میں ایک ایسی قیادت سامنے آئے گی جو "یک قطبی دنیا" کی تشکیل میں مزاحمت کا راستہ اختیار کرے گی اور نتیجتاً دنیا ایک بار پھر "سرد جنگ" کے احیاء کا مشاہدہ کرے گی؟ یہ وہ اہم سوالات ہیں جو روسی امور کے مغربی ماہرین کو پریشان کیے ہوئے ہیں۔

اس تناظر میں ہم نے موجودہ شمارے کو روس کی داخلی اور خارجی سیاست پر تجزیاتی رپورٹوں تک محدود رکھا ہے۔ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر موجودہ شمارہ وقت پر آپ تک نہیں پہنچ سکا ہے۔ اس کے لیے ادارہ قارئین سے معذرت خواہ ہے۔